ٹیلیفون نمبر ۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

یوم دوشنبہ

قادیان

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے

ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۵ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ ہش | ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ | ۵ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۰۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ ہجرت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ½۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ

آج ½۵ بجے شام تحریک جدید کی طرف سے جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ صاحب کے اعزاز میں دعوت چائے دی گئی۔ جس میں جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے ایڈریس پیش کیا۔ اور جناب بشیر احمد آرچرڈ صاحب کے جواب کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی میں تقریر فرمائی۔ (مفصل آئندہ)

مذہبی آزادی ——— یا ——— جکڑبندی

مذہبی آزادی کے نام سے جو بنیادی حقوق کی دفعات کانگرسی مجلس آئین ساز نے بلا بحث وتمحیص منظور کی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے صاف کھل جاتا ہے۔ کہ یہ دفعات "مذہبی آزادی" کے لئے نہیں بلکہ مذہبی جکڑبندی کے لئے وضع کی گئی ہیں۔ اس ڈرامائی کارروائی کا پس منظر وہ ذہنیت ہے۔ جو مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن کے اس قول سے کہ "کانگرسی مذہبی تبلیغ کے خلاف ہیں"۔ بالکل بے نقاب ہوگئی ہے۔

ان دفعات کے رو سے گو بظاہر تو مذہبی تبلیغ کی آزادی دی گئی ہے لیکن ساتھ ہی ارشاد ہوا ہے۔ کہ یہ آزادی ملک کے امن وامان اخلاق اور صحت کے اصولوں کے منافی نہ ہو۔ کیا اس کے صاف یہ معنی نہیں۔ کہ جن لوگوں کی حقیقی مرضی تو یہ ہو کہ یہاں مذہبی آزادی ہی سرے سے نہ ہو۔ وہ ان شرائط کی آڑ لے کر عملاً اس آزادی کو بے معنی بنانے کی کوشش کرینگے۔ اور ذرا ذرا سے بہانے پر تبلیغ کے راستہ میں روڑے اٹکائے جائینگے۔ بنیادی حقوق میں یہ شرائط لگائی ہی اس لئے گئی ہیں۔ کہ ان سے یہ فائدہ اٹھائے جائیگا۔ ورنہ ظاہر ہے کہ عام ملکی قانون ایسے امور کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے

پھر سکھوں کو کرپان بطور مذہبی نشان جزو لباس رکھنے کی اجازت دینے کا کیا مطلب ہے۔ کوئی وجہ نہ تھی کہ کرپان کا یہاں خاص طور پر ذکر کیا جاتا۔ ہر ایک مذہب والوں کے امتیازی نشانات ہیں ان سب کو نظر انداز کر کے صرف کرپان کو اس طرح نمایاں طور پر بنیادی حقوق کی دفعہ میں شامل کرنا اس امر کی جغلی کھارہا ہے۔ کہ واضعین قانون مسلمانوں خاصکر مسلم لیگ کو مرعوب کرنا چاہتے ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ ان واضعین کو یہ معلوم نہیں کہ حالیہ فسادات میں کرپان کا ناجائز استعمال کیا گیا۔ بلکہ ہمیں یقین ہے۔ کرپان کے اسی فائدے کے مدنظر اس کو یہ امتیازی حیثیت دی گئی ہے۔

اس دفعہ میں پھر یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ مذہبی آزادی کے تحت لوگوں کو اقتصادی مالی اور سیاسی قسم کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت نہ ہوگی۔ ہمیں یا تو اس شرط کی سمجھ نہیں آئی۔ اور یا پھر جو کچھ ہم نے سمجھا ہے۔ وہ درست ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مذہبی آزادی کے پردہ میں یہ سب سے بڑی ضرب ہے جو مسلم لیگ ایسی جماعت پر لگائی گئی ہے اس کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ آئندہ کسی ایسے علاقہ میں جہاں یہ بنیادی حقوق کا آئین رائج ہوگا۔ مسلم لیگ کا قیام نہیں ہوسکے گا۔ کیونکہ مذہبی بناء پر مسلمانوں کے مالی اقتصادی اور سیاسی حقوق کی نگرانی اس بنیادی قانون کی خلاف ورزی سمجھی جائے گی۔ یعنی کانگرسی یونین میں مسلمان کوئی ایسی پارٹی نہ بنا سکینگے جو بحیثیت مجموعی ان کے اقتصادی مالی اور سیاسی مفاد کی نگہبانی کرسکے۔ یہ اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ ہندوؤں کی غیر تحریری سازشی جتھہ بندی کی چکی میں مسلمانوں کو پیس ڈالا جائے۔ اور ان کو اتنی اجتماعی طاقت بھی حاصل نہ رہے۔ جتنی کسی مزدوروں کی یونین کو حاصل ہوتی ہے۔

مذہبی آزادی کے نام پر مسلمانوں کو شکنجے میں کسنے کی یہ بے نظیر چالاکی ہندو شاستروں کی انہیں طبقاتی جکڑبندیوں کا جدید مظاہرہ ہے۔ جن کے رو سے اچھوت اور دلت اقوام کو ہمیشہ کے لئے ورن آشرمی زنجیروں میں جکڑ دیا گیا ہوا ہے اگرچہ بظاہر یہ بنیادی آزادی کے حقوق مسلمانوں پر نگاہ خاص کا نتیجہ ہیں لیکن درحقیقت یہ ہر اس مذہب کے لئے خطرہ کا الارم ہے۔ جو ورن آشرمی جادو کی لکیر سے باہر ہے۔ اس لئے سکھوں کا "آزادی کرپان" کا دانہ قریب دیکھ کر آج اس عظیم دام میں پھنسنا۔ کل ضرور ان کے لئے باعث صد پشیمانی ثابت ہوگا۔ ورن آشرم فی الحال اپنے فوری استحکام کے لئے خالصہ جی کی کرپان کا فائدہ اٹھانا غنیمت سمجھتا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے گا۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ آخر میں ان عنایات کا سب سے بڑا خمیازہ سکھوں ہی کو بھگتنا پڑے گا۔ خاصکر اگر خدانخواستہ وہ ہندوؤں کی اس چال میں آگئے۔ اور پنجاب سے کٹ کر کانگرس یونین میں شامل ہوگئے شروع شروع میں تو شاید ہندووے کی ان تاروں کو نرم اور لطف زا محسوس کیا جائیگا۔ لیکن جب یہ علاقہ کانگرسی یا دوسرے لفظوں میں ورن آشرمی یونین کا مستقل حصہ بن جائے گا۔ تو خالصہ جی کو معلوم ہوگا۔ کہ یہ تاریں فولادی زنجیروں سے بھی کہیں زیادہ سخت ہیں۔ اور ان سے چھٹکارا اذ بسکہ محال ہے۔ ان پابندیوں کی موجودگی میں سکھوں کی کوئی اپنی مستقل حیثیت قائم نہیں رہے گی۔ اور وہ اقتصادی مالی اور سیاسی بلکہ ہر لحاظ سے ہندوؤں کے غلام بلکہ اچھوت بنکر رہ جائینگے۔

اچھوت بیچارے تو پہلے ہی اچھوت ہیں ان پابندیوں کی موجودگی میں یونا یکٹ کی بھی کوئی ضرورت نہ رہے گی۔ اور ہمیں

ایڈیٹر روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

یقین ہے۔ کہ اسی وجہ سے پونا پیکٹ کو منسوخ کر دیا جائیگا۔ تنسیخ سے حقیقی فائدہ تو ہندوؤں کو ہی پہنچیگا۔ مگر ظاہر یہ کیا جائیگا۔ کہ یہ قدم اچھوتوں کو نعمتِ آزادی بخشنے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔ ہاں انکو محض کاغذی آئین سازی سے خوش کر دیا جائیگا۔ لیکن عملاً ان کی وہی حیثیت مستقل کر دی جائیگی۔ جو پانچ ہزار سال سے چلی آتی ہے۔ یہ سمجھنا مشکل نہیں۔ کہ انگریزی راج کی آزادانہ فضا میں جب اس نہج میں کوئی ترقی نہیں ہو سکی۔ تو ورن آشرمی راج میں کیا ہو سکیگا۔ جب یہ پرلے درجہ کا فرقہ پرست گروپ اپنے فطری رجحانات کو بروئے کار لانے کے لئے بالکل آزاد اور ہر قسم کے احتساب سے بے پروا ہو جائیگا۔

اچھوت۔ جینی۔ بدھ۔ عیسائی۔ مسلمان سکھ۔ الغرض تمام وہ مذاہب جو ورن آشرم سے باہر ہیں۔ ایک ہی طوفان زدہ کشتی میں سوار ہیں۔ اگر ان "بنیادی حقوق" کی صحیح قیمت اب نہ سمجھی گئی۔ تو ان اقوام کو اس وقت کا تصور اب ہی کر لینا چاہیئے جب ان کی اولادیں ان کی اس غفلت اور بیوقوفی کا ماتم کرینگی۔ اور کچھ نہ کر سکیں گی۔

یہ بھی واضح رہے۔ کہ یہ شرائط عام نقطۂ نظر سے بالکل بے آزار ہیں لیکن جب تک ہندوستان میں حکومت کے کرتا دھرتا صرف ورن آشرمی ہندو رہیں گے۔ یہ سخت خطرناک ہیں۔ جب حکومت میں تمام اقوام کی صحیح نمائندگی ہو جائے گی۔ تو پھر ایسی شرائط کا وجود یا عدم وجود قابل اعتناء ہی نہیں ہوگا۔

طوعی چندے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی قربانیوں کی تحریکیں طوعی اور اپنی مرضی کی ہوتی ہیں۔ جس کا دل چاہے۔ قربانیوں میں شامل ہو۔ جس کا چاہے نہ ہو۔ مگر جس کے دل میں خدا کی محبت اور اسلام کی خدمت کا جذبہ پایا جائے۔ اس کے لئے طوعی کہنا تو الگ رہا۔ اگر لوگ اس کے راستہ میں روک بن کر کھڑے ہو جائیں۔ تب بھی وہ راستہ نکال کر ضرور اس میں حصہ لے گا۔ کیونکہ اس کے دل میں جو محبت خدا تعالےٰ کی پائی جاتی ہوگی۔ اس محبت کی وجہ سے کوئی چیز اس کو اسلام کی خدمت کا کام کرنے سے روک نہیں سکے گی۔" پس وہ جو تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ انہیں اپنے وعدے کو جلد سے جلد ادا کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ یہ ایک ایسی تحریک ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس کے ذریعہ تبلیغ کی جڑیں مضبوط کر دی گئی ہیں۔ پس اے تحریک جدید کے مجاہدو! آگے بڑھو اور اپنا وعدہ اسی مہینہ میں پورا کر لو۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

میٹرک کے امتحان کیلئے قادیان میں سنٹر مقرر کیا جائے

قادیان ایک پر امن جگہ ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل سے موجودہ فسادات کے ایام میں بالکل محفوظ و مامون رہا ہے۔ اس کے ملحقہ شہروں میں جو خون خرابہ ہوتا رہا ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ایسے حالات میں ان طلباء کا جو ماہِ جولائی میں میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ امن کی جگہ کو چھوڑ کر خطرات میں گھسنا بالکل نامناسب ہے۔ یہاں طلباء کی تعداد ایک سو کے قریب ہے۔ اور پنجاب یونیورسٹی کا یہ نہایت ہی دانشمندانہ اقدام ہوگا۔ کہ وہ یہاں سنٹر قائم کر دے۔ بلکہ ایسے طالب علموں کو بھی جو کسی متاثر علاقہ میں ہوں۔ مشورہ دیا جائے کہ وہ قادیان میں آکر امتحان دیں۔

ہمیں امید ہے کہ منتظمین فوری طور پر قادیان میں سنٹر کے قیام کا اعلان کر کے طلباء کی ایک بہت بڑی تعداد کو جن میں لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ غیر معمولی تشویش اور تکلیف سے بچائیں گے۔

درخواست دعا

نائیجیریا میں مخالفین سلسلہ کے ساتھ ایک نہایت اہم مقدمہ عرصہ سے چل رہا ہے۔ جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ انچارج تمام احمدی بھائیوں سے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس مقدمہ میں کامیابی بخشے۔ اور سلسلہ کی عزت قائم رکھے۔ آمین۔ مقدمہ یکم مئی سے شروع ہے اور غالباً ۱۵۔۲۰ رمئی تک یہ سلسلہ قائم رہے گا اس وقت تک احباب دعاؤں میں مصروف رہیں۔ (وکیل التبشیر)

تقسیم پنجاب کے خلاف مسلمانان پنجاب کے ریزولیوشن

کاٹھ گڑھ

انجمن احمدیہ کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور کا ایک غیر معمولی اجلاس بروز جمعۃ المبارک بتاریخ ۲۵ راپریل ۱۹۴۷ء بصدارت جناب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں بیگمات بھی برعایت پردہ شامل ہوئیں۔ اور مفصلہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق پاس ہوئیں:۔

(۱) اگر پنجاب کو بہر صورت تقسیم کرنا ضروری سمجھا جاوے۔ تو ہم اس بات کو گورنمنٹ پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جن ضلعوں۔ تحصیلوں۔ تھانوں اور شہروں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ خواہ وہ کتنی تھوڑی کیوں نہ ہو۔ انہیں بہر صورت مغربی پنجاب کے ساتھ شامل رکھا جاوے۔

(۲) اس قرار داد کی نقل (۱) انقلاب لاہور (۲) زمیندار لاہور (۳) نوائے وقت لاہور (۴) احسان لاہور (۵) الفضل قادیان۔ (۶) پرائیویٹ سکرٹری صاحب جناب گورنر پنجاب لاہور (۷) پرائیویٹ سیکرٹری جناب وائسرائے بہادر دہلی بھجوائی جاوے۔

(امیر جماعت کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیار پور)

فیض اللہ چک

اہالیان فیض اللہ چک ضلع گورداسپور کے ایک اجلاس میں قرار پایا۔ کہ تقسیم پنجاب کے خلاف پرزور احتجاج کیا جائے۔ چنانچہ ہز ایکسلنسی وائسرائے اور گورنر صاحبان کو بذریعہ تار مطلع کیا گیا ہے۔ کہ ہم لوگ تقسیم پنجاب کی تجویز کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ نیز قرار پایا۔ کہ اسکی نقول مسلم پریس کو بھیجی جائیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان کو بھی اطلاع دی گئی ہے۔ انقلاب۔ زمیندار۔ نوائے وقت۔ احسان لاہور۔ الفضل قادیان۔ (عظیم اللہ فیض اللہ چک)

ڈیرہ بابا نانک

جماعت احمدیہ ڈیرہ بابا نانک نے حسب ذیل ریزولیوشن تقسیم پنجاب کے متعلق متفقہ طور پر پاس کیا ہے:۔

"اگر پنجاب کو بہر صورت تقسیم کرنا ضروری سمجھا جائے۔ تو ہم اس بات کو گورنمنٹ پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جن ضلعوں۔ تحصیلوں۔ تھانوں اور شہروں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ خواہ وہ کتنی تھوڑی کیوں نہ ہو۔ انہیں بہر صورت مغربی پنجاب کے ساتھ شامل رکھا جائے۔" (فیض محمد خاں امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ بابا نانک)

تبدیلی پتہ

میں نے اپنی رہائش گاہ بدل لی ہے۔ اس لئے آئندہ جو دوست مجھ سے خط و کتابت کرنا چاہیں۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر کریں۔ ایم۔ ایم شفیع (واقف تجاوت تحریک جدید) کوٹھی جسٹس ۱۵ [illegible]

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

از مکرم غلام احمد صاحب بشیر مبلغ سوئٹزرلینڈ

مذاہب کا مقصد انسان کو خدا تعالےٰ کی معرفت اور عرفان عطا کر کے گندی زندگی سے نجات دینا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ قدیم سے انسانوں کی راہ نمائی کے لئے مختلف اوقات میں مختلف اقوام کی طرف انبیاء بھیجتا رہا ہے۔ کیونکہ انسان نمونہ کا محتاج ہے بغیر نمونہ ایک قدم بھی نہیں چل سکتا۔ چنانچہ وہ انبیاء خدا تعالےٰ سے حکم پا کر لوگوں کو اپنے عمل اور قول سے خدا تعالےٰ کے راستہ کی طرف بلاتے رہے ہیں۔ گزشتہ انبیاء علیہم السلام چونکہ ایک ایک قوم کی طرف مبعوث ہوا کرتے تھے۔ اس لئے وہ صرف اپنی اپنی قوم کے مطابق نمونہ ہوا کرتے تھے مگر حضرت نبی اکرمؐ کو اللہ تعالےٰ نے ساری دنیا کی اقوام کی طرف نبی کر کے مبعوث فرمایا۔ اس لئے آپ تمام اقوام کے لئے نمونہ اور رہبر و راہ نما ہیں۔

تمام بانیان مذاہب میں سے صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ایسے ہیں۔ جن کی تاریخ سورج کی طرح چمک رہی ہے بچپن سے لے کر وفات تک کے تمام واقعات نہایت روشن دکھائی دیتے ہیں۔ آپ کی زندگی کا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں جس کا حال معلوم نہ ہو۔ اور انسان پر وارد ہونے والی کوئی حالت بھی ایسی نہیں جس میں سے آپ نہ گزرے ہوں۔ آپ بچوں کے لئے بھی نمونہ ہیں۔ نوجوانوں کے لئے بھی کنواروں کے لئے بھی نمونہ ہیں۔ اور شادی شدگان کے لئے بھی مزدوروں کے لئے بھی کامل نمونہ ہیں۔ تاجروں کے لئے بھی۔ اولاد والوں کے لئے بھی نمونہ ہیں۔ اور ان باپوں کے لئے بھی نمونہ ہیں۔ جن کے بچے فوت ہو جاتے ہیں مظلوموں کے لئے بھی کامل نمونہ ہیں۔ رعایا کے لئے بھی سپاہیوں اور جرنیلوں کے لئے بھی کامل نمونہ ہیں۔ حاکموں اور بادشاہوں کے لئے بھی۔ غرضکہ دنیا میں انسان پر کوئی ایسی حالت نہیں گزرتی۔ جو حضور علیہ السلام پر نہ گزری ہو۔ آپ ایک ہی وقت میں عالم و جرنیل اور مربی و مہربان ہوتے ہیں۔

پھر قرآن مجید کا کوئی حکم بھی ایسا نہیں۔ جس کا عملی نمونہ آپ نہ ہوں۔ حضرت عائشہ رضؓ سے آپ کے اخلاق کے متعلق سوال کیا گیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کان خلقہ القرآن کہ آپ کا خلق قرآن ہے یعنی جس قدر بھی قرآن مجید میں احکام پائے جاتے ہیں۔ آپ ان کی عملی تصویر تھے اگر لوگوں کو سچائی کی تلقین کی۔ تو اپنے عمل سے اس کی تصویر بھی پیش کر دی۔ اور الامین اور ماجربنا علیک الا صدقا (کہ ہم نے آپ سے ہمیشہ سچ ہی دیکھا) کا لقب دشمنوں سے حاصل کر کے بتا دیا۔ کہ اس طرح سچ بولا کرتے ہیں۔ اگر قرآن مجید نے عفو کی تعلیم دی۔ تو حضور نے اپنے عمل سے بتلا دیا۔ کہ عفو کس کو کہتے ہیں۔ فتح مکہ کے موقعہ پر جبکہ آپ کے سب دشمن آپ کے قابو میں آ گئے۔ اور اگر آپ چاہتے تو انہیں قتل کر دیتے۔ اور قدیم دشمنوں کا ہمیشہ ہمیش کے لئے خاتمہ کر دیتے۔ مگر چونکہ آپ نے عفو کا نمونہ پیش کرنا تھا۔ اس لئے بلا شرط لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر سب کو چھوڑ دیا۔ اگر اللہ تعالےٰ نے صلح کے احکام نازل کئے۔ اور فرمایا وان جنحوا للسلم فاجنح لھا (اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی صلح کر لو) تو حضور نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر اس کا عملی ثبوت بھی پیش کر دیا۔ حالانکہ وہ شرائط بظاہر مسلمانوں کے لئے انتہائی ضرر رساں معلوم ہوتی تھیں۔ اگر لڑائی کے موقعہ پر بہادری کی تلقین کی۔ تو آپ نے جنگ حنین کے موقعہ پر جبکہ اکثر مسلمان میدان جنگ سے تھوڑی دیر کے لئے تتر بتر ہو گئے تو آپ نے دشمنوں کے بارش کی مانند تیروں میں

انا النبی لا کذب
انا ابن عبد المطلب

کہتے ہوئے بہادری اور استقلال کا عملی مظاہرہ پیش کر دیا۔ اگر ایثار کا حکم دیا تو سب کچھ قربان کر دیا۔ اور کل کے لئے کچھ بھی باقی نہ رہنے دیا۔ اگر نمازوں کے احکام نازل ہوئے تو آپ نے اس قدر عمل کیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے لعلک باخع نفسک کہہ کر آپ کے عملی نمونہ کا اقرار فرمایا۔ عورتوں میں عدل کی تعلیم دی۔ تو ساتھ ہی حضور نے عملی نمونے سے بتا دیا۔ کہ کس طرح عدل کیا کرتے ہیں۔ جس کا اقرار آپ کی ازواج مطہرات نے خود کیا۔

غرضکہ کوئی حکم بھی قرآن مجید میں ایسا نہیں ہے۔ جس کا عملی نمونہ حضور نے لیکون الرسول علیہم شھیدا کے مطابق پیش نہ کیا ہو۔ پس حضور علیہ السلام انسانوں کے لئے کامل نمونہ ہیں۔ اور کوئی انسان کسی حالت میں بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں یہ کام بوجہ انسان ہونے کے نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہر موقعہ پر خدا تعالےٰ اسے مجرم قرار دے گا۔ اور کہے گا۔ کہ تیرا عذر صحیح نہیں۔ کیونکہ میرے بندے حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اسی حالت میں وہ کام کیا۔ وہ بھی انسان تھے۔ اور تو بھی انسان ہے۔ انہیں بھی وہی عوارض لاحق تھے۔ جو تجھے تھے۔

سر ولیم میور لکھتے ہیں۔

"قرآن کی یہ خصوصیت اس قدر اہم ہے۔ کہ ہمیں اس میں کسی مبالغہ کی گنجائش نہیں۔ اس خصوصیت کی وجہ سے محمدؐ کی سیرت و سوانح اور آغاز اسلام کی تاریخ کے لئے قرآن ایک بنیادی چیز قرار پاتا ہے . . . . . . حقیقۃً محمدؐ کی سیرت کے لئے قرآن ایک ایسا سچا آئینہ ہے۔ کہ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں یہ بات بطور ایک مثل اور کہاوت کے مشہور تھی۔ کہ محمدؐ کی ساری سیرت قرآن میں ہے۔"

(دیباچہ لائف آف محمد صـ۲۶)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ نبی اکرمؐ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت کا آئینہ قرآن مجید ہی ہے۔ اور جو اوامر و نواہی قرآن مجید میں پائے جاتے ہیں۔ حضور نے ان کے مطابق عمل بھی کر کے دکھایا۔ اور اپنے متبعین کے لئے ایک مثال قائم کر دی۔ جس کی وجہ سے تھوڑے سے عرصہ میں ہی عرب کی کایا پلٹ دی۔ اور اسے دنیا کی اقوام کا پیشرو بنایا۔ پس تمام انبیاء میں سے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی کامل نمونہ ہیں۔ جن کی اتباع سے انسان خدا تعالےٰ کا عرفان حاصل کر سکتا ہے۔ اور اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کر سکتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس نبی کامل کی اتباع کرتے اور اس کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ میں اپنے ان ہم وطنوں کو بھی دعوت دیتا ہوں جو ابھی تک اس چشمہ ہدایت سے دور ہیں۔ کہ وہ بھی آئیں اور ذرا اس شیریں چشمہ سے آب حیات کا گھونٹ تو بھر کر دیکھیں۔ اس سے تمام اندرونی جھگڑے دور ہو جائیں گے۔ اور سب اہل وطن بھائی بھائی بن کر آرام سے زندگی بسر کریں گے دنیا کی کوئی آفت بھی اہل ہند کی طرف اپنی للچائی ہوئی نظروں سے نہیں دیکھ سکے گی۔ میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے ہم وطنوں کو اس چشمہ ہدایت کی طرف مائل کر دے تا جہاں اگلے جہان کا امن حاصل کریں۔ وہاں اس دنیا میں بھی امن حاصل کریں۔ اور آرام سے زندگی گذار سکیں۔

۲۰ مئی کی تاریخ

حضور نے فرمایا: "مسیح موعود کا کام ہو کر رہے گا۔ کوئی طاقت اسکو روک نہیں سکتی۔ مگر تم کیوں ثواب سے محروم رہتے ہو۔ خدا کے خزانے کھلے ہیں اپنے گھروں کو بھر لو تاتم اور تمہاری اولاد آرام اور سکھ کی زندگیاں بسر کریں"

حضور نے اسوقت دین کے کام کیلئے جماعت سے جائدادیں وقف کرنیکا مطالبہ فرمایا ہے۔ ۲۰ مئی تک جو لوگ اپنی جائدادیں یا آمدنیاں وقف کریں گے وہ وقفین کی صف اول میں کھڑے ہونگے۔ اور ان سے جائداد کا ۱/۴ یا یکماہ کی آمد (جو زیادہ ہو) لے لی جائیگی اور جو اس عرصہ میں وقف نہیں کریں گے۔ ان سے جائداد کا ۴/۱ یا نصف ماہ کی آمدن جو دونوں میں سے زیادہ ہو۔) لے لی جائیگی۔ اور جو لوگ ۲۰ مئی تک نہ جائداد وقف کرینگے اور نہ اپنی جائداد کا ۱/۴ یا نصف ماہ کی آمد دینگے۔ ان کو آئندہ کسی ہنگامی تحریک میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے دوست ۲۰ مئی تک اپنے وعدے دفتر تحریک میں بھیج دیں

اہل اسلام زیورک میں

(از جناب شیخ ناصر احمد صاحب انچارج احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ہم سوئٹزرلینڈ کے دو اخبارات "ہوخ وافٹ" مورخہ ۲۴ مارچ، اور "بنڈر ہوخ واخت" مورخہ ۲۵ مارچ میں شائع ہونے والے ایک مضمون کا جرمن زبان سے ترجمہ درج کرتے ہیں۔ یہ اخبارات کیتھولک ہیں ظاہر ہے۔ کہ جس طرح اخبار نویس بالعموم صحیح بات کو بگاڑ کر پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح کہیں کہیں اس مضمون میں بھی بعض باتیں ایسی درج ہوگئی ہیں۔ جو دراصل صحیح نہیں۔ تاہم ہمیں اس امر کی خوشی ہے۔ کہ دشمن کے پریس کے ذریعہ پیغام مسیح موعود علیہ السلام کی اشاعت ہورہی ہے۔ مضمون میں ایک عبارت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الفاظ میں درج ہے۔ اور یہ گویا حضور کا دنیا کے نام پیغام ہے۔ یہ عبارت رسالہ الوصیت میں حضور نے رقم فرمائی۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ "الوصیت" وہ مشہور رسالہ ہے۔ جس کے بیرونی صفحہ پر خصوصیت سے حضور نے اس کے مضمون کی اشاعت پر زور دیا۔ اور تحریر فرمایا۔ کہ مناسب ہے کہ جس جس صاحب کو ہماری یہ تحریر ملے۔ وہ اسے مشتہر کرے۔ اور زیادہ سے زیادہ لوگوں میں پھیلائے۔

پس یہ عجیب توارد ہے۔ کہ حضور کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے یہ انتظام فرمایا۔ کہ اس رسالہ کی عبارت کیتھولک پریس میں شائع ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ نے خود بھی فرمایا ہے۔ کہ ہمارے دشمن ہمارے کام و نام کی خود اشاعت کر رہے ہیں۔ ہم خود اس طور پر حضور کے نام کو شائع نہیں کر سکتے تھے۔ جس طور پر کہ اس نام کی اشاعت دشمن کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ گو مضمون میں آئندہ ہمارے خلاف امور لکھنے کا اشارہ ہے۔ تاہم ہمیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ خدا ہماری پشت پناہ ہے۔ اور ہمیں اپنے فضل سے ہر قسم کی مخالفت کا کامیاب مقابلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائیگا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ اور ہمیں ہر میدان میں کامیاب فرمائے۔ اور اس عظیم الشان کام کو کما حقہٗ بجا لانے کی توفیق دے آمین۔

کچھ عرصہ سے زیورک کے بازاروں میں بعض ہندوستانی دکھائی دے رہے ہیں۔ جو کیتھولک پادریوں کی طرح سیاہ لمبے کوٹوں میں ملبوس ہیں۔ یہ اسلامی مبلغین کا ثالث ہے۔ دو ان میں سے شادی شدہ ہیں۔ ان کے ایک مشن کے انچارج تاحال غیر شادی شدہ ہیں۔ میں نے عرصہ قریب میں ان سے ان کے مکان واقعہ ہرزلانڈر سٹراسے ۱۹ (یکم اپریل سے وہ بیول ویزن سٹراسے ۲۴ میں چلے جائیں گے) میں ملاقات کی۔ اور باوجود اس امر کے کہ میں نے انہیں اپنا کیتھولک پادری ہونا ظاہر کیا۔ وہ میرے ساتھ نہایت خوش اخلاقی سے پیش آئے۔ ان کا فلیٹ یورپین طرز پر آراستہ ہے۔ اور بہت سادہ ہے۔ انہوں نے مجھے چائے پیش کی۔ جس کے لئے وہ ایک چھوٹا سا گول میز لائے۔ جسے دیکھ کر ہندوستان کی طرف خیال منتقل ہوتا تھا۔ (وہ خانہ داری کے سب امور خود ہی سرانجام دیتے ہیں۔ کیونکہ بوجہ مالی مشکلات کے ان کی بیویاں فی الحال ہندوستان میں ہی ہیں) ان سے گفتگو اور سوالات کے نتیجہ میں مجھے ان کے مشن کی تاریخ اور مقاصد کے متعلق جو علم ہوا۔ ذیل میں اس میں سے بعض امور درج کرتا ہوں:۔

یہ تحریک عرصہ اسّی برس سے جاری ہے۔ اسکی ابتدا حضرت احمد قادیانی کے ذریعہ ہوئی۔ قادیان کا گاؤں پنجاب ہندوستان کے شمالی حصہ میں واقع ہے۔ اور شہر لاہور سے قریباً یکصد کلومیٹر کی مسافت پر ہے۔ اس کی آبادی ۱۸۳۵ء میں جبکہ احمدؑ پیدا ہوئے۔ ایک ہزار تھی۔ لیکن آج کل اسکی آبادی پندرہ ہزار سے زائد نفوس پر مشتمل ہے۔ احمدؑ کے والد بہت امیر تھے۔ لہٰذا ان کا بیٹا آسانی سے اپنے آپ کو قرآن کے مطالعہ۔ عبادت اور ذکر الٰہی کے لئے وقف کر سکتا تھا۔ بیرونی دنیا میں اسے کوئی اہمیت حاصل نہ تھی۔ اور کوئی نہ جانتا تھا۔

چالیس برس کی عمر میں یعنی ۱۸۷۵ء میں کہا جاتا ہے کہ خدا احمدؑ سے ہمکلام ہوا۔ اور بہت سے الہامات انہیں ہوئے۔ اس وقت آپ نے اپنے گاؤں اور اس کے مضافات میں اپنے آپ کو ایک نبی کے طور پر پیش کرنا شروع کر دیا۔ ایسا نبی کہ جس کا وعدہ محمدؐ نے دیا تھا۔ نیز بطور مسیح کے بھی جس کی دنیا دیر سے منتظر تھی۔ احمدؑ نے اپنی بعثت کا مقصد مندرجہ ذیل الفاظ میں واضح کیا:۔

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

اس مقصد کو سرانجام دینے کے لئے احمدؑ نے مختلف اشتہارات وغیرہ طبع کرائے۔ اور پہلے انہیں ہندوستان میں اور پھر باقی دنیا میں شائع کیا۔ یہ کام باوجود مسلمانوں کی شدید مخالفت کے کیا۔ جب ۱۹۰۸ء میں آپ کا انتقال ہوا۔ اور قادیان میں آپ مدفون ہوئے۔ تو اس وقت آپ کے مقتدیان کی تعداد قریباً ایک لاکھ تھی۔ آپ کے پہلے خلیفہ نور الدینؓ تھے۔ جنہوں نے ۱۹۰۸ء سے لیکر ۱۹۱۴ء تک جماعت کی امامت کی۔ ۱۹۱۴ء سے لیکر جماعت کے امام احمدؑ کے بیٹے محمود احمد صاحب ہیں۔ جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے۔ آپ بھی قادیان میں رہائش پذیر ہیں۔ جہاں سلسلہ کا مرکز ہے۔

آجکل یہ تحریک دنیا بھر میں پھیل چکی ہے۔ اور یورپ میں مشن اور احمدی لوگ پائے جاتے ہیں۔ فرانس۔ اٹلی۔ سپین انگلستان (اور عرصہ قریب سے سوئٹزرلینڈ میں بھی) مشن ہیں۔ احمدیوں کی تعداد قریباً دس لاکھ ہے۔ لیکن ان کی تعداد میں متواتر اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

جب میں نے ان سے دریافت کیا۔ کہ مشن کو مالی طور پر کون چلاتا ہے۔ تو انہوں نے صاف طور پر کہا۔ کہ قادیان جو ان کا مرکز ہے۔ انہوں نے زیورک میں اپنے مشن کی اغراض یوں بیان کیں:۔

سب سے پہلے جرمن زبان کا سیکھنا (ایک نے کہا کہ عربی زبان کی طرح یہ بھی بہت مشکل زبان ہے) اور پھر جرمن میں حتی الوسع داخل ہونے کی کوشش کرنا۔ بصورت دیگر زیورک میں ٹھیرنا۔ تب وہ اسلام کے متعلق تقاریر کریں گے۔ اشتہارات شائع کرینگے۔ (ایک اشتہار اس وقت تک شائع ہو چکا ہے) لوگوں سے ذاتی طور پر مل کر انہیں گفتگو کے لئے مدعو کریں گے۔ اخبارات میں مضامین لکھیں گے۔ اور انجام کار مسجد تعمیر کریں گے۔

اب گویا زیورک میں ایک اور مذہب کا اضافہ ہوگیا ہے۔ ہم آئندہ اسلام کی تاریخ اور تعلیم کے بارہ میں لکھیں گے۔ تا ہمارے قارئین کو یہ معلوم ہو کہ انہوں نے اس نئے مشن کا کیونکر مقابلہ کرنا ہے۔

"کیا سوئٹزرلینڈ اسلام قبول کرلیگا؟"

(جرمن سے ترجمہ)

یہ سوال ہم اپنے آپ سے پوچھ سکتے ہیں جبکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ کچھ عرصہ سے تین اسلامی مبلغین زیورک میں مقیم ہیں۔ ان کا مقصد سوئٹزرلینڈ میں اسلام کی اشاعت کرنا ہے۔ ہم نے ان تین مسلمانوں سے ان کے مکان پر ملاقات کی ہے۔ اور باوجود اس امر کے کہ انہوں نے یہ شناخت کر لیا۔ کہ میں ایک کیتھولک پادری ہوں۔ مجھے انہوں نے فراخدلی سے خیر مقدم کہا۔ میں نے انہیں اپنا نام اور پتہ دیا۔ بلکہ اسے "کتاب زائرین" میں بھی لکھ دیا۔ مبلغین کا پہلا کام جرمن زبان کو سیکھنا ہے۔ وہ ابھی کچھ کچھ شکستہ بولتے ہیں۔ تاہم ان کے ساتھ عمدگی سے گفتگو کی جاسکتی ہے۔ وہ ایک تبلیغی تحریک کے اراکین ہیں۔ جو احمدؑ قادیانی (سن وفات ۱۹۰۸ء) کے ذریعہ قریباً اسی برس قبل قائم ہوئی۔ اور جس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان سے شروع ہو کر ساری دنیا کو مسلمان بنایا جائے۔ ان کی کامیابی کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ۱۹۰۸ء سے لیکر اب تک ان کی تعداد ایک لاکھ سے دس لاکھ تک جا پہنچی ہے۔ اور روزانہ ترقی پر ہے۔ اس تحریک کا اب سوئٹزرلینڈ میں نمودار ہونا ہماری توجہ کا باعث بنتا ہے۔ اس امر میں شبہ

نئے ارض و سماء

گولڈ کوسٹ میں تبلیغی مساعی

بیس کس نے بیعت کی

مکرم مولوی عبد الخالق صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ اپنی ماہ فروری کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا کے فضل سے ایک سو چودہ دیہات میں پیغام حق پہنچایا گیا۔ مختلف موضوعات پر پندرہ لیکچر دیئے گئے۔ جس کا اثر حاضرین پر بہت اچھا ہوتا رہا۔ اور ان لیکچروں میں شامل ہونے والے دوستوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ بیس کس نے بیعت کی

ایک سو اٹھاسی افراد کو پرائیویٹ طور پر تبلیغ کی گئی۔ جس کے لئے پانسو میل کا سفر طے کیا گیا۔ کچھ حصہ پیدل اور کچھ حصہ لاری کے ذریعہ۔

تحریک جدید کے تیرھویں سال کے چندہ کی جماعتوں میں تحریک کی گئی۔ اور مبلغین کو تاکید کی گئی ہے۔ کہ اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ وسعت دی جائے۔

ہفتہ واری تبلیغی پروگرام

جماعت کو مختلف پہلوؤں سے تبلیغ کی اہمیت سمجھا کر اس میں خاص حصہ لینے کی تحریک کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دوست انفرادی طور پر پوری کوشش سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور سالٹ پانڈ کی جماعت نے تبلیغ کا ہفتہ واری پروگرام مرتب کیا ہے جس پر اس ماہ سے عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ سالٹ پانڈ اور ارد گرد کی جماعتوں کا ایک تبلیغی وفد جو کہ ایک سو افراد [illegible] پر مشتمل تھا جلوس کی صورت میں موضع آبادی ([illegible]) میں پہنچا۔ وہاں کے چیف کی دعوت پر گاؤں والے جمع ہوئے جنہیں نہایت مؤثر پیرایہ میں تبلیغ کی گئی۔ عصر کا وقت ہوا۔ تو سب احمدی مردوں اور عورتوں نے وضو کر کے اکٹھے نماز ادا کی۔ یہ ایک عجیب نظارہ تھا۔ اس کے بعد پھر لوگوں نے ہماری باتوں کو بڑی دلچسپی سے سنا۔ اور چیف اور اس کے ماتحتوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ آئندہ کو کسی اور موقعہ پر بھی دینی باتیں سنائی جائیں۔ آخر میں ہمارا انہوں نے شکریہ ادا کیا اور کچھ نقدی بھی پیش کی۔

آبادی سے وفد سالٹ پانڈ کو مختلف قسم کے شعر پڑھتا ہوا واپس ہوا۔ راستہ میں جتنے گاؤں پڑے ان پر ہمارے اس وفد کا بڑا خوشکن اثر پڑا۔

دو سوسائٹیوں میں لیکچر

مکرمی رئیس التبلیغ صاحب نے دو سوسائٹیوں میں حیات بعد الممات پر بصیرت افروز لیکچر دیئے۔ حاضرین نے پوری توجہ اور غور سے لیکچروں کو سنا۔ اور بہت پسند کیا۔ کیونکہ ان کے لئے اسلامی فلسفہ حیات بعد الممات بہت دلکشی کا موجب ہوا۔ حتی کہ حاضرین نے خواہش ظاہر کی۔ کہ ایک بار اور انہیں ایسے مفید اور اچھوتے خیالات سے محفوظ کیا جائے۔

اشانٹی اور وا میں تبلیغ

ملک احسان اللہ صاحب اشانٹی میں جماعت کی تعلیم و تربیت میں مصروف ہیں۔ اور مولوی بشارت احمد صاحب شمالی علاقہ وا میں فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ آپ کے راستہ میں بعض تبلیغی مشکلات حائل ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ انکی مشکلات کو دور کرے۔ اس علاقہ میں لوگ بہت متعصب ہیں۔ اس کے علاوہ چیف بھی تبلیغ کی اجازت نہیں دیتے۔ اور جو احمدی ہوتا ہے۔ اسے گوناگوں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ گھروں سے نکلنا اور بے در ہونا پڑتا ہے۔ ہمارے ایک احمدی دوست [illegible] انہی مشکلات میں پھنسے ہوئے تھے۔ بلکہ ان پر تو قتل کے منصوبے کر کے حملے کئے گئے۔ مگر خدا تعالیٰ نے ہر طرح انکی مدد کی اور ان کے اخلاص کو نوازا۔ اور ایک بہت بڑی جماعت دیدی۔ اب وہاں حاجی عبد السلام کو ان کے والدین اور گاؤں کا چیف بیدخل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے خلاف ہماری کوشش بھی جاری ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہماری ان مشکلات کو دور کرے اور ہمارے بھائی عبد السلام اور دیگر دوستوں کو ہر بلا سے محفوظ رکھ کر شاندار کامیابی عطا فرماوے۔

نقشہ بیعت اندرون و بیرون ہند بابت جنوری ۱۹۴۷ء

جنوری ۱۹۴۷ء میں ہندوستان میں کل ۱۳۱ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ تعداد بیعت کے لحاظ سے ضلع گورداسپور۔ ریاست جموں و کشمیر، ضلع سیالکوٹ کا کام باقی حلقہ جات کے کام سے بہتر ہے۔ ممالک بیرون ہند میں ۲۷ بیعتیں ہوئیں۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے

(انچارج دفتر بیعت)

گورداسپور
سرجیت گڑھ ۹
قادیان ۸
بہادر پور ۶
ٹھیکریوالہ ۳
گھنگلاں ۲
بھاوڑیاں بیٹ ۲
خلار ۲
دولت پور ۲
بودھی ننگل ۲
گھروٹہ ۱
اٹھوال ۱
اولکھ ۱
پنڈوری وینساں ۱
سہنا ۱
دھرم کوٹ بگہ ۱
دھاریوال ۱
کاہنووان ۱
جلال پور بادیاں ۱
ٹبیاں فقیراں ۱
بھینی بانگر ۱/۴۷

کشمیر و جموں
گلونی ہومرہ جموں ۵
گوئی برناڑی جموں ۴
چادکوٹ ۳
جابھڑہ جموں ۱/۱۳

سیالکوٹ
چونڈہ ۲
بدوملہی ۲
ناروال ۲
کوٹ ٹھکراں ۱
نارسنگھ ۱
کھڈال ۱
سکے کے ۱/۱۵

سرحد
شیخ محمدی پشاور ۴
ڈیرہ اسمٰعیل خان ۳
پشاور ۱
داتہ ۱/۹

پونچھ
پونچھ ۴
منگناڑ پونچھ ۲
ھندرواں ۱/۹

بنگال و آسام
کلکتہ ۲
چندر باڑار ۱
چٹاگانگ ۱
جھیگرگاچھیا ۱
راسم ماہر (آسام) ۱
کانیا الگا (آسام) ۱/۷

سرگودھا
سان بھان بڈانے والا ۲
تخت ہزارہ ۱
مجوکہ ۱/۴

امرتسر
جسپال ۲
کوٹ سید محمود ۱/۳

جہلم
ڈھوک ڈیری ۱
دوالمیال ۱
کھیوڑہ ۱/۳

ریاست بہاولپور
بستی میراں شاہ ۲
چک ۱۲۰ رحیم یار خان ۱/۳

گجرات
سرہالی کلاں ۱
جبوکی ۱
کوٹ غلام رسول ۱/۳

ریاست پٹیالہ
پٹیالہ ۲

لاہور
لاہور ۱
قصور ۱/۲

شیخوپورہ
شاہ درہ ۱
ٹھٹھہ پیر قلندر شاہ ۱/۲

منٹگمری
چک 108/7OR ۱
اوکاڑہ ۱/۲

کوئٹہ بلوچستان
کوئٹہ ۱

جالندھر۔ کٹڑوعہ ۱

فیروزپور بستی ٹنکانوالی ۱

یوپی: میرٹھ شہر ۱

مدراس و مالابار
ٹیلی چیری ۱

ریاست فریدکوٹ
فریدکوٹ ۱

لائلپور
چک 95/6.R فقیر والی ۱

سندھ
محمود آباد اسٹیٹ ۱

حیدرآباد دکن
حیدرآباد دکن ۱

سی پی
پنجمانی ۱

جھنگ
نگھیانہ ۱

ملتان
ملتان ۱

کل میزان ۱۳۱

ممالک بیرون ہند
سیرالیون افریقہ ۱۵
فلسطین ۴
U.S.A ۵
سیلون ۳

۲۷

ضروری خبریں

اتحادی اقوام اور بین الاقوامی فوج

نیویارک ۴ رمئی۔ اتحادی اقوام کی ملٹری سٹاف کمیٹی میں دنیا کے امن کے لئے بین الاقوامی فوج رکھنے کا معاملہ پیش ہؤا۔ کافی غور وخوض کے باوجود کمیٹی کے مختلف ممبروں کے اختلافات دور نہ ہوسکے معلوم ہؤا ہے کہ مندرجہ ذیل چار امور پر اس وقت تک سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ (۱) مختلف ممالک کو کس قدر تعداد میں فوج دینی چاہیئے۔ (۲) اگر کسی ملک میں بین الاقوامی فوج بھیجنے کی ضرورت محسوس ہو تو کام ختم ہونے کے بعد کتنے عرصہ تک فوج کو وہاں مقیم رہنا چاہیئے (۳) مختلف ممالک کو کس نسبت سے اس فوج کے لئے چھاؤنیاں مہیا کرنی چاہئیں (۴) یہ فوج مستقل طور پر کس جگہ رہا کرے

لارڈ مونٹ بیٹن کی سفارشات

نئی دہلی ۳ رمئی۔ لارڈ اسمے کے ہاتھوں وائسرائے نے برطانوی وزارت کو جو تجاویز بھیجی ہیں۔ ان کے متعلق جو قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ ان کے وہ نکات جن پر ہمارے نامہ نگار متفق ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) ہندوستان اور پاکستان کا قیام ملک کی تقسیم کو مان لیا گیا ہے۔

(۲) تقسیم بالکل مکمل ہوگی حتی کہ بری فوج اور بحری اور فضائی بیڑے تک تقسیم ہوں گے۔

(۳) دو آئین ساز اسمبلیاں ملک کے ہندو اور مسلم علاقوں کے لئے علیحدہ علیحدہ آئین مرتب کریں گی:۔

(۴) موجودہ عارضی حکومت توڑ کر دو نئی عارضی حکومتیں مرتب کی جائیں گی ایک وزارت مسلمان صوبوں کیلئے اور دوسری وزارت ہندو صوبوں کے لئے

(۵) صوبوں میں موجودہ وزارت توڑ دی جائیگی دفعہ ۹۳ کے ماتحت گورنر حکومت سنبھال لیگا اور انکا بات جدید کے لئے حکم دیا جائیگا

ان رپورٹوں کے ماخذ ہندو کانگرسی لیڈر مرکزی حلقے اور دس غیر ملکی نامہ نگار ہیں۔

کانگرسی حلقوں کی روایت کے مطابق پنجاب کی ضلع وار تقسیم کی سفارش کی گئی ہے

گو وائسرائے تقسیم بنگال کے خلاف ہیں۔ کانگرسی حلقوں کی روایت کے مطابق وائسرائے نے مسٹر گوپی ناتھ بردولائی سے ملاقات کے وقت تقسیم بنگال کی مخالفت کی پنجاب کے ہندو کانگرسی اور سکھ لیڈر اب پنجاب کی ضلع وار تقسیم کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے کہا ہے۔ کہ اگر محض مسلم وغیر مسلم اکثریت کی بناء پر ہی تقسیم پنجاب کا فیصلہ ہؤا تو سکھ تباہ ہو جائیں گے۔

وائسرائے کی مصروفیات

نئی دہلی ۴ رمئی۔ کل وائسرائے ہند لارڈ مونٹ بیٹن نے مہاراجہ صاحب پٹیالہ۔ بنگال اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر مسٹر کرن شنکر رائے اور ملک سر خضر حیات خان سے ملک کی سیاسی صورت حالات کے متعلق گفتگو کی۔ آج شام کو گاندھی جی پھر آپ سے ملاقات کریں گے۔

گاندھی جی وائسرائے کی تعریف میں

نئی دہلی ۴ رمئی۔ گاندھی جی نے اپنی آج کی تقریر میں وائسرائے کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں آپ کے متعلق کسی قسم کی بدظنی نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ آپ صدق دلی کے ساتھ ہندوستان کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ برطانوی گورنمنٹ نے اپنی کیبنٹ کے بہترین شخص کو وائسرائے بنا کر بھیجا ہے جو بیک وقت ایک قابل سیاست دان بھی ہے۔ اور سپاہی بھی۔ آپ نے اخباروں کو مشورہ دیا۔ کہ وہ وائسرائے کے آئندہ ارادوں اور فیصلوں کے متعلق قیاس آرائیوں سے اجتناب کریں۔ اور انہیں آزادی کے ساتھ انہیں موجودہ گتھیوں کو سلجھانے کا موقع دیں۔

گاندھی جی نے کانگرس کے مختلف لیڈروں سے ملاقاتیں کرنے کے علاوہ بنگال کے مہا سبھائی لیڈر ڈاکٹر مکرجی اور مدراس آسام اور یوپی کے وزرائے اعظم سے بھی ملاقات کی۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج تین بجے دوپہر پھر منعقد ہو رہا ہے۔

مہاسبھائی لیڈر کا نقطۂ نگاہ

نئی دہلی ۴ رمئی:۔ بنگال کے مہاسبھائی لیڈر ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے گاندھی جی سے ملاقات کرنے کے بعد ایک بیان میں کہا۔ یہ کہنا غلط ہے۔ کہ بنگال کی تقسیم کا سوال صرف وہاں کی ہندو مہاسبھا نے اٹھایا ہے۔ بنگال اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے نوے فی صدی ممبر اس کے حق میں ہیں۔ اگر ہندوستان کے ۲۴ فی صدی مسلمان علیحدگی کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ تو بنگال کے ۴۵ فی صدی ہندو بھی علیحدگی کا حق رکھتے ہیں۔ آپ نے کہا ہم چاہتے ہیں۔ کہ بنگال کے دونوں حصے ہندوستان کی مرکزی یونین سے ملحق رہیں۔

ماسٹر تارا سنگھ کی بھی سنیئے!

امرتسر ۴ رمئی۔ ماسٹر تارا سنگھ نے تقسیم پنجاب کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہمارا مطالبہ یہ ہے۔ کہ پنجاب کو آبادی کی بناء پر نہیں۔ بلکہ جائداد کی بناء پر تقسیم کیا جائے۔ اگر آبادی کی بناء پر تقسیم کیا گیا۔ تو صوبہ کی ۶۷ فی صدی زمین مسلمان کے پاس چلی جائے گی۔ حالانکہ اس وقت پچاس فی صدی سے بھی کم زمینیں مسلمانوں کے پاس ہیں۔ آپ نے آبادی کے تبادلہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ آب وہوا زبان اور کلچر کے فرق کی وجہ سے ایک صوبہ کے لوگوں کے لئے دوسرے صوبہ میں جا کر آباد ہونا مشکل ہے۔ لیکن پنجاب میں چونکہ آب و ہوا کلچر اور زبان قریباً ایک ہے۔ اسلئے اگر جائداد کی بناء پر تقسیم کرنے کے بعد ضرورت محسوس ہو۔ تو صوبہ کے ایک حصے کے افراد بآسانی دوسرے حصہ میں آباد ہو سکتے ہیں

سرحد کے مسلم لیگی زعماء دہلی میں

نئی دہلی ۴ رمئی۔ سرحد کے چار مسلم لیگی لیڈر بذریعہ طیارہ دہلی پہنچ گئے ہیں۔ ان میں خان عبد القیوم خان۔ پیر آف مانکی شریف اور خان یمین جان بھی شامل ہیں جو عارضی طور پر جیل سے رہا کئے گئے ہیں۔ تاکہ مسٹر جناح سے مشورہ کر سکیں کل تین گھنٹے تک ان لیڈروں نے مسٹر محمد علی جناح سے ملاقات کی ملاقات کے وقت عبوری حکومت کے ممبر مسٹر لیاقت علی خان۔ اور عبد الرب نشتر بھی موجود تھے امید ہے۔ کہ آج بھی یہ لیڈر مسٹر جناح سے ملاقات کریں گے۔ اور سرحد کی صورت حالات کے متعلق غور وخوض کریں گے۔

ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کنسٹیبلری (ملٹری پولیس) کی بھرتی

فوج سے فارغ شدہ نوجوانوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس ماہ میں ملٹری پولیس کی بھرتی ہوگی۔ یہ بھرتی ریکروٹنگ دفتر کی معرفت ہوگی۔ جو لوگ فوج میں سپاہی تھے وہ سپاہی، نائیک سینئر سپاہی، حوالدار ہیڈ کانسٹیبل، جمعدار سب انسپکٹر پولیس، صوبیدار انسپکٹر پولیس صوبیدار میجر سینئر انسپکٹر پولیس، بھرتی کئے جائیں گے۔ ماہوار تنخواہ کی شرح حسب ذیل ہوگی۔

سپاہی ۱-۱-۲۵ روپیہ
سینئر سپاہی ۱-۱-۳۰ روپے
ہیڈ کانسٹیبل تنخواہ ۱-۱-۳۶
(اور گریڈ ۴۰-۲-۳۶)
سب انسپکٹر تنخواہ ۱-۱-۷۵
اور گریڈ ۹۰-۵-۷۵
انسپکٹر تنخواہ ۱-۱-۱۱۵
اور گریڈ ۱۴۵-۱۰-۱۱۵
سینئر انسپکٹر تنخواہ ۱۷۵
راشن وردی وغیرہ سرکاری ہوگا

تمام وہ مراعات اور حقوق جو فوج میں ان کو حاصل تھے۔ وہ بدستور رہیں گے گذشتہ فوجی سروس کا عرصہ اس ملازمت میں شمار کیا جائے گا۔

عمر ۲۵ اور ۴۰ سال تک
قد ۵-۶ فٹ وزن ۱۲۰ پونڈ۔
چھاتی ۳۴-۲-۳۲ تمام وہ نوجوان جو ملازم ہونا چاہیں۔ وہ قادیان میں مولوی ظہور الحسن ای۔ اے آر۔ او کو فوراً ملیں۔ یا اپنے نزدیک ترین ریکروٹنگ آفس میں پیش ہوں۔

(ناظر امور عامہ)